السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میں نے دیکھا ہے کہ بعض لوگ ظہر عصر سے پہلے بیت الحرام میں سوجاتے ہیں پھر جب انہیں نماز کے لئے بیدار کرنے والا آتا ہے تو وہ وضوء کئے بغیر نماز کے لئے کھڑے ہوجاتے ہیں بعض عورتیں بھی اسی طرح کرتی ہیں براہ کرم مطلع فرمایئے کہ اس کا کیا حکم ہے ؟ اللہ تعالی آپ کو جزائے خیر سے نوازئے ۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

نیند اگر اس قدر گہری ہو کہ اس سے شعور زائل ہو جائے تو اس سے وضوء ٹوٹ جاتا ہے کیونکہ صحابی جلیل حضرت صفوان بن عسال مرادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ :

امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کنا مسافرین ان لا ننزع خفافنا ثلاثة ایام ولیالیہن الا من جنابة ولکن من غائط وبول ونوم) (سنن نسائی)

'' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا ہے کہ جب ہم مسافر ہوں تو بول وبراز اور نیند کی وجہ سے تین دن اور تین راتوں تک اپنے موزوں کو نہ اتاریں ہاں حالت جنابت ہو تو پھر اتارنا ہو گا ۔ ''

اسی طرح حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(العین وکاء السہ فاذا فامت العینان اسطلق الوکاء) (مسند احمد)

'' آنکھ شرم گاہ کا تسمہ ہے لہذا جب آنکھیں سوجاتی ہیں تو یہ تسمہ ڈھیلا پڑھ جاتا ہے ''

اس سے معلوم ہوکہ جو مرد اور عورتیں مسجد حرام میں یا کسی دوسری جگہ سوئیں ان کی طہارت ختم ہوجاتی ہے لہذا انہیں وضوء کرنا چاہیئے اگر کسی نے وضوء کے بغیر نماز پڑھ لی تو اس کی نماز صحیح نہیں ہو گی شرعی وضوء یہ ہے کہ کلی اور ناک کی صفائی کے ساتھ منہ دھویا جائے کہنیوں تک ہاتھوں کو دھویا جائے کانوں سمیت سر کا مسح کیا جائے اور دونوں ٹخنوں سمیت دونوں پاؤں کو دھویا جائے نیند ہوا کے خروج شرم گاہ کو لگنے اور اونٹ کا گوشت کھانے کی صورت میں استجاء کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی ۔ وضوء سے پہلے استجاء یا ڈھیلوں کا استعمال خاص طور پر بول وبراز یا ان کے ہم معنی حالتوں میں واجب ہوتا ہے اونگھ سے وضوء نہیں ٹوٹتا کیونکہ اس سے شعور ختم نہیں ہوتا اور اسی سے اس باب میں وارد مختلف احادیث میں تطبیق بھی ہوجاتی ۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج1ص281

محدث فتویٰ